اُفوّض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالۂ نادر و نایاب مجموعۂ قواعد افادت انتساب

مفید کل اہل مدارس و نافع جملہ سخنوران تحقیق طلب موسوم بہ گنجینۂ زبان ہندی و

قواعد منتخب

از تالیفات علامۂ زمان محقق دوران سرآمد سخنورانِ ذی کمال

حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع قومی واقع لکھنؤ چوک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کے بعد کمترین بندگان ایزد متعال ننگ سخنوران
باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہے کہ ہیچمدان کے تالیفات و
تصنیفات سے آٹھ کتابین تمام ہندوستان مین شائع ہین کہ ہر ایک اونمین سے
مطبوع طبائع و دلپسند یعنے تمام عالم اونکا خواہشمند ہے چنانچہ وہ آٹھون کتابین
یہ ہین (تنقیح اللغات) (گلشن فیض) (سرمایہ زبان اُردو) لغت مین ہین
(مفید الشعرا) بحث تذکیر و تانیث مین (افادہ تاریخ) بحث قواعد تاریخ گوئی مین
(شاہد شوخ طبع) اُردو کا دیوان اول (کرشمہ گاہ سخن) دیوان دوم —
(مضمونہاے دلکش) دیوان سوم - اور اب یہ نوین تالیف ہے کہ ایک
مختصر سا رسالہ چند قواعد مین زبان ہندی الاصل کے وہ قواعد جو سلف سے
آجتک نہین لکھے گئے اور وہ زبان ہندی الاصل جو اُردو مین بھی مستعمل ہے
تالیف کیا گیا ہے اور نام اسکا منتخب القواعد رکھا گیا ہے اور بنا اسکی
صرف دو بابون پر قائم کی گئی ہے اور دیباچہ اسکا مزین و محلی بنام نامی و
اسم گرامی و مدح ملازمان سامی اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر صولت کیوان بارگاہ
انجم سپاہ گیتی پناہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ یار وفادار
فتح جنگ سپہ سالار نواب مستطاب گردون قباب عالیجناب معلی القاب نواب
میر محبوب علیخان محبوب الدولہ بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی خسرو دکن صانہ اللہ
عن الشرور و الفتن و خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کر کے پیشکش بندگان عالی متعالی
مدظلہ العالی ممدوح مذکور کیا جاتا ہے ؏ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف ؎

قصیدہ فی مدحہ

بجا ہے جتنے مباہات و فخر و ناز کرے
جو مدح گستری شاہِ سرفراز کرے

وہ شاہِ عرش نشین جسکی سرفرازی پر
زمین فخر کرے آسمان ناز کرے

وہ جم خطاب جو مورونکو دے سلیمانی
وہ آفتاب جو ذرّون کو سرفراز کرے

خوشا امیر بنادے فقیر کو جو امیر
نیازمند کو دم بہر مین بے نیاز کرے

خوش آستانہ والا کہ بوسہ دین مہ و مہر
ملک سلام فلک خم سرِ نیاز کرے

خجستہ خسرو ہندوستان نظام الملک
حق اُسکا سایہ سرِ خلق پر دراز کرے

جہان پناہ فلک بارگاہ آصف جاہ
ہر اک پل اوسکی ترقی بلک نواز کرے
(اُسے باری تعالے ۱۲)

علّی کے قبل ہو مجبوب لفظِ خان ہو جو (بعد)
تو نامِ نامی اپنا نشان فراز کرے

زہے خدیو رفیع آستان جہان کیوان
بلند پہر نہ جہکا کر سرِ نیاز کرے

ادب سے قیصر و خاقان کہڑے زمین (جبتک)
وہ بیٹھنے کا نہ دربار مین مجاز کرے

کسیکو دیکھے نہ اقران شہ مین یون ممتاز
نگاہ غور اگر چشمِ امتیاز کرے

نہ کرسکے کبھی پیدا یہ تمکنت یہ وقار
ہزار کوئی اماثل مین حرص و آز کرے

اک اور پیشکشِ سامعین کرون مطلع
کہ وحید خود سخنِ سامعہ نواز کرے

مطلع

جہان پر در اثیار اگر وہ باز کرے
کبھی نہ پہر کوئی دستِ طلب دراز کرے

ق

بجا ہے دورِ زمانہ جو عہدِ والا پہ
کمال فخر کرے بیحساب ناز کرے

ہو اک اشارے مین سیدھا سپہر کج رفتار
بگڑ گیا ہو جو بخت اوسکو کارساز کرے

قطعہ

پکارتی ہے علم ہو کے عدلِ شاہ کی تیغ
بہت نہ دستِ تعدی فلک دراز کرے

یہ دے رہا ہے صدا عہدِ دولتِ ابد آ
کہ اب تو فتنۂ خوابیدہ چشم باز کرے

دکھائے آنکھ اگر راہزن کو شحنۂ عدل
بھلا دے راہزنی ترکِ ترکتاز کرے

ہوا جو دادگری کی بندی بروئے ہوا
کبھی نہ صید کبوتر کو اوڑ کے باز کرے

بعید کیا ہے کہ ہیبت سے عدل والا کے
جو دلبری نہ بتون کی نگاہِ ناز کرے

عجب نہین ہے اگر شوخ چشمی خوبان
نظر فریبی مردم سے احتراز کرے

جو زیب محفلِ خوبان ہون بندگانِ حضور
عجب کرشمے جمالِ کرشمہ ساز کرے

کسیکی آنکھون مین گھر کرلے شکل کحل البصر
کسیکے دلمین جگہ اپنی بنکے راز کرے

ثنا نگاری سلطان کا اب نہین یارا
قصیدہ ختم جلالِ ثنا طراز کرے

رجوع قلب و تہِ دل سے ہر سحر ہر شام
اوٹھا کے ہاتھہ دعایون پس نماز کرے

اس انجمن مین کرشمہ نمایان جبتک
نگاہِ شوخِ بتان کرشمہ ساز کرے

یہ تا کہ شعبدہ بازی و سحر پردازی
فسون و شعبدہ چشمِ نیم باز کرے

تجلیِ رخِ زیبا و جلوۂ سلطان
فروغ بخشیِ خوبانِ دلنواز کرے

نگارِ دلکشِ مطلوب و شاہدِ مقصود
بغل مین شاہ کے رہکر ادا و ناز کرے

ہمیشہ دولتِ پائندہ ہو ترقی پر
تعلیان یوہین اقبالِ دیرباز کرے

صفات اپنے عنایت کرے خدا شہ کو
کہ بیہمال کرے اور بے نیاز کرے

بڑھائے جاہ کو مانندِ جاہِ اسکندر
حیاتِ خضر صفت عمرِ شہ دراز کرے

تمام شد

(باب پہلا)

حروف مفردہ کے محل استعمال اور معانی کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین اور کس معنی پر استعمال پاتے ہین

(ا) یہ حرف بیشتر امر حاضر کے بعضے صیغون کے اول مین آکر اور کبھی الفاظ دیگر پر مصدر ہو کر نفی کا فائدہ دیتا ہے اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اَٹل - اَمِٹ - اَلگ اَچھپت - اَچھُوتا - وغیرہ کہ اٹل - اپنی جگہ سے نہ ٹلنے والے - اور امٹ - نہ مٹنے والے اور الگ - کسی سے نہ لگاؤ رکھنے والے کو کہتے ہین - اور اچھپت - اوس شے کو کہتے ہین جو کسی کے تصرف مین نہ آئی ہو - اور اچھوتا وہ روپیا پیسا - یا کہانا جو نذر خدا و رسول کیا ہو - اور درمیان مین مصدر کی جگہ پاکر مصدر لازمی کو متعدی کر دیتا ہے جیسے جَلنا کو - جلانا - مِلنا کو - مِلانا - کہانا کو - کِہلانا - دیکہنا کو - دکہانا - سُننا کو - سُنانا سنورنا کو - سنوارنا - نکِہرنا کو - نکِہارنا - بگہرنا کو - بگہارنا - اور کبھی درمیان مین دو کلمون کے آکر افادہ ربط و اتصال کا کرتا ہے - جیسے بہاگا بہاگ مارامار - اندہا دُہند موُنہا موُنہہ - وغیرہ مین - اور آخر مین صیغۂ امر کے ملحق ہو کر امر کو صیغہ ماضی کا کر دیتا ہے جیسے اُٹھا بیٹھا - کہا سُنا - لکہا پڑہا وغیرہ اور امر لازمی کو صیغہ امر متعدی کا بنا دیتا ہے جیسے اوٹہہ کو اوٹہا بدون تشدید کے بیٹھہ کو بِٹہا دیکہہ کو دکہا - سُن کو سُنا بَن کو بنا - مَن کو منا - اور کبھی تعدیہ امر لازمی کے واسطے لفظ کے درمیان مین آجاتا ہے - جیسے تن سے تان - چہن سے چہان - من سے مان - ٹل سے ٹال -

کٹ سے کاٹ - بگڑ سے بگاڑ - نکل سے نکال - اوبھر سے اوبھار مین - اور کبھی الف
آخر مین بعضے کلمات کی صفت کے واسطے آتا ہے جیسے اونچا نیچا - بلند و پست کے
معنے پر کہ اونچ نیچ کے آخر مین الف صفت کا لگا دیا گیا ہے - اور کبھی آخر مین بعضے
اسما کے فاعلیت اور نسبت کے واسطے لایا جاتا ہے جیسے پیاسا - بھوکا - سچا -
جھوٹا - وغیرہ مین اور ڈوڑا پنچورا - جوڑا - توڑا - بھجنگا - تپنگا وغیرہ مین اور آخر
اسما مین اکثر علامت تذکیر اسم کی بھی ہوتا ہے - جیسے بھینسا - بکرا - مرغا - بھیڑا وغیرہ
مین اور کہین فائدہ آخر اسما مین کلانی اور بڑے پن کا بھی دیتا ہے جیسے گھنٹا
مٹکا - ٹوکرا وغیرہ مین - اور نون کے ساتھ آخر مین اون اسماے مونثہ کے جنکے
آخر مین یاے معروف ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے دری کی جمع دریان - گھڑی
کی جمع گھڑیان - شطرنجی کی جمع شطرنجیان - چاندنی کی جمع چاندنیان آتی ہے -
پ - یہ حرف بھی آخر مین بعضے الفاظ کے افادہ مصدریت کا کرتا ہے جیسے ملاپ
ناپ - آپ - دہاپ - تھرچاپ - تڑپ - جھڑپ - دوڑ دھوپ مین تنبیہ - پ کے
حرف سے لیکر ہ کے حرف تک جو اس رسالہ مین جا بجا یہ لکھا گیا ہے کہ فلان حرف
آخر مین الفاظ کے افادہ معنی مصدری وغیرہ کا کرتا ہے اس سے مولف ستمام
کی یہ مراد نہین ہے کہ سب جگہ محض حروف مذکورہ ہی مصدریت وغیرہ کا افادہ
کرتے ہین بلکہ یہ مراد ہے کہ بعضے مقامات پر محض حروف مذکورہ اور بعضے مقامو نپر
تمام لفظ بہیئت مجموعی مصدریت وغیرہ کا فائدہ دیتا ہے کس واسطے کہ کہین حروف
مذکورہ آخر الفاظ مثلہ مین زاید ہین اور کہین اصلی - پس جہان زائد ہین وہان محض
حروف مذکورہ مصدریت وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اور جہان اصلی ہین وہان تمام

لفظ بہیئت مجموعی معنی مصدری وغیرہ پر دال ہے۔ جیسے فارسی مین مثلاً ساخت
تاخت۔ آمد۔ آورد۔ سوز۔ گداز۔ بود و باش۔ تراش و خراش کے آخر مین باوجودیکہ
ت۔ د۔ ز۔ ش۔ اصلی ہین لیکن یہ سب لفظ بہیئت مجموعی معنی مصدری پر دلالت
کرتے ہین فتامل۔

ت۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آخر مین آکر فائدہ معنی مصدری کا دیتا ہے
جیسے لاگت۔ رنگت۔ سنگت۔ بنت۔ چاہت۔ بادشاہت۔ کھپت۔ بِکت۔
بچت۔ کھایت پھرت وغیرہ مین اور بڑھنت۔ گڑنت۔ لڑنت۔ لپٹنت
وغیرہ مین۔

ٹ۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے
جیسے بناوٹ۔ لبساوٹ۔ سجاوٹ۔ رکاوٹ۔ گلاوٹ۔ لگاوٹ۔ گھلاوٹ
وغیرہ مین۔ اور کاٹ۔ چاٹ وغیرہ اور کاٹ چھانٹ۔ لاگ ڈانٹ وغیرہ
اور اولٹ پلٹ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ کایاپلٹ وغیرہ مین اور پھوٹ لوٹ وغیرہ مین
واؤ معروف سے اور کھوٹ لوٹ وغیرہ مین واؤ مجہول سے اور لپیٹ سمیٹ
وغیرہ مین یائے مجہول سے۔

ج۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے جیسے
اونچ۔ گنج۔ کہ اونچنا اور گنجنا کے محل پر بولا جاتا ہے اور کھوج۔ کہ جستجو کرنے
کے معنے پر آتا ہے۔

چ۔ یہ حرف بھی آخر الفاظ مین فائدہ مصدریت کا دیتا ہے جیسے جانچ۔ رُچ
سونچ۔ اونچ نیچ۔ وغیرہ مین۔

د - یہ حرف بہی آخر مین الفاظ کے مصدریت کے واسطے آتا ہے جیسے اُچہل کود - اوچہلنے کودنے کے معنے پر -

ڈ - یہ حرف بہی آخر کلمات مین معنی مصدری پیدا کرتا ہے جیسے ڈھونڈ - جہنجہٹ بکہنڈ - وغیرہ مین -

ر - یہ حرف بہی بعضے کلمات کے آخر مین مصدریت کا افادہ کرتا ہے جیسے بہگدر - اور کہار - گنگہار - پہیر پہار - گہیر گہار وغیرہ مین اور کبہی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اُدہیر وسط ہوا کے معنی پر منسوب بہ لفظ ادہر شوریدگی ۱۲ وہم -

ڑ - یہ حرف بہی کلمات کے آخر مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بہاگڑ - بہاگنے کے معنی پر اور اکہاڑ - پچہاڑ - بگاڑ - پہیر چہاڑ وغیرہ مین اور نسبت کے واسطے بہی آتا ہے جیسے اندہڑ - منسوب آندہی کی طرف -

س - یہ حرف بعضے الفاظ کے اول مین آکر خوب اور نیک کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہے جیسے سُڈول - سُہیل - سُگند - سُگہڑ - اور آخر مین آکر معنی مصدری کا فائدہ بخشتا ہے - جیسے مِٹہاس - کہٹاس - اُونچاس - نچاس - مُتاس - ہگاس - پیاس - اور ہچس - گہُٹس - لُٹس - وغیرہ مین کہ ہٹس مُردے پر ماتم کرنے کو کہتے ہین - اور گہُٹس جاے تنگ و تاریک مین نفس کی تنگی کرنے اور دم کے بند ہو جانے کو اور لُٹس غارتگری و تاراج کو کہتے ہین -

ک - یہ حرف ابتداے الفاظ مین آکر خلاف کے معنی کا فائدہ دیتا ہے اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہے - جیسے کُڈہب - خلاف طور کے معنی پر آتا ہے - اور

گمراہ خلاف راہ کے محل پر بولا جاتا ہے اور گدہنگا۔ اوس شخص کو کہتے ہین جسکے
افعال خلاف دستور ہون اور آخر کلمات مین جگہ پاکر معنی مصدری کا افادہ
کرتا ہے جیسے اُدہنگ بیٹھک۔ ٹہنڈک۔ سیلک۔ گُنجلک۔ نکمبک۔ تہمک
بہٹک۔ جھڑک۔ گہرک۔ چمک۔ تپک۔ اور ٹہوک چوک ٹُوک ٹوک۔
جہاڑ پہونک (واو مجہول ہے) وغیرہ مین۔ اور کبھی تصغیر کے لیے آتا ہے جیسے ڈہولک (واو معروف ہے) کہ
چھوٹے سے ڈہول (واو معروف ہے) کو کہتے ہین۔ اور کالک کہ قلیل سی سیاہی کو بولتے ہین
اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے لے پالک مین کہ لے پالک اوس
لڑکے کو کہتے ہین جو منسوب ہوتا ہے اپنے صلبی اور شکمی اولاد کی طرف
گ۔ یہ حرف بہی آخر کلمات مین معنی مصدری پیدا کرتا ہے۔ جیسے جاگ۔
جاگنے کے معنی پر اور لاگ۔ لگاؤ کے معنی پر۔ اور بہاگ کا بہاگ۔ بہاگنے
کے معنی پر آتا ہے۔
ل۔ یہ حرف مصادر کے درمیان مین کہین تعدیہ صرف کے واسطے آتا ہے
جیسے پینا سے پلانا۔ جینا سے جلانا۔ دینا سے دلانا۔ کہانا سے کہلانا۔
وغیرہ اور کہین قبل الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے
جیسے دکہانا سے دکہلانا۔ بتانا سے بتلانا۔ بٹھانا سے بٹھلانا۔ سکہانا
سے سکہلانا۔ گُہجانا سے گُہجلانا۔ پس ظاہر ہے کہ اگرچہ دکہانا۔ بتانا
سکہانا وغیرہ مین بہی تعدیہ ہے مگر دکہلانا۔ بتلانا وغیرہ مین لام نے
آکر تعدیہ کو موکد کر دیا ہے۔ الحاصل ان مصادر مین لام زائد اور بیکار نہین
فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے۔ فتامل۔

(تنبیہ) - یہ جو بعضے فصحاے متاخرین ان مصادر مین لام کو اپنے نزدیک زائد و بیکار سمجھکر ان کے استعمال ہی کے نظم و نثر مین مانع ہین اونکی غلط فہمی ہے - ہرگز یہان لام زائد و بیکار نہین ہے - ہان خود اونکو اپنے مقام پر ان مصادر کے استعمال کے ترک کردینے کا اختیار ہے کہ ہر ایک اپنے طور پر اخذ و ترک الفاظ کا مختار ہے اور آخر الفاظ مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بول چال - دیکھہ بھال وغیرہ مین - اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے بوجھل - گھٹیل - جوتل وغیرہ مین -

ن - یہ حرف بعضے کلمات کے آغاز مین نفی کے واسطے آتا ہے اور ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے نچل - نڈر - نچلا - نکما نموہنا - نہتھا - نگوڑا - نکھٹو نناوان وغیرہ مین اور آخر الفاظ مین کبھی مصدریت کے معنے ظہور مین لاتا ہے جیسے اودھیڑبن - تن تھن - اور اٹھن اٹھن - تڑپن جلن - سوجن - بچھڑن دھڑکن - وغیرہ مین اور کبھی نسبت کے لیے آتا ہے جیسے سہاگن - ناگن وغیرہ مین - سہاگ - اور ناگ کی طرف منسوب اور کبھی تانیث کا فائدہ دیجاتا ہے جیسے بھنگیڑن - تیلن - جوگن - دھوبن - مالن وغیرہ مین - اور آخر مین اون اسماے مونثہ کے کہ جنکے آخر مین کلمہ یا ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے پنکھیا کی جمع پنکھیان - جانگیا کی جمع جانگیان ڈبیا کی جمع ڈبیان - پڑیا کی جمع پڑیان - گڑیا کی جمع گڑیان - چڑیا کی جمع چڑیان - بڑھیا کی جمع بڑھیان - ہنڈیا کی جمع ہنڈیان آتی ہے -

اور کبھی یہ نون لفظ کے درمیان مین قبل جمع کے واو نون کے زائد

بہی آجاتا ہے جیسے لفظ دونون مین اور اسے نون وقایہ بہی کہہ سکتے ہین

چنانچہ نون وقایہ الفاظ عربیہ مین اکثر آیا ہے۔

و۔ یہ حرف تین طرحپر آتا ہے۔ یعنے واو کی تین قسمین ہین۔

معروف۔ مجہول۔ موقوف پس واو معروف بعضے کلمات واسمائے

آخر مین کبہی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے تہگو۔ لگو۔ نگو۔ لٹو دبنڈہو۔

نکمو۔ جہاڑو۔ وغیرہ مین اور کبہی فائدہ مفعولیت کا دیتا ہے جیسے پالو کہ
انسے جارو ب ۱۲

پرورش یافتہ جانور کے معنے پر بولا جاتا ہے اور کبہی تذکیر اسم کا فائدہ بخشتا

ہے جیسے الو۔ گلو۔ بدہو۔ نتہو۔ ملہو۔ چہبو۔ منو۔ جگنو وغیرہ مین۔ اور

واو مجہول آخر اسما مین کبہی تانیث اسم کا فائدہ دیتا ہے جیسے نبو۔ گلو

بدہو۔ رنگو۔ گہمو۔ ممو۔ ملو لالو وغیرہ مین۔ اور کبہی مصدریت کا فائدہ
عورتون کے محاورہ مین زبان کو کہتے ہین ۱۲

دیتا ہے جیسے پپو تہمبو۔ للو پپو۔ اور کبہی جملہ اسماے مذکر ومونث
تسکین و دلاسا، خوشامد و چاپلوسی ۱۲

دونون کے آخر مین درحالیکہ وہ اسما مخاطب ہون جمع کے لیے آتا

ہے بدون نون کے جیسے مومنو۔ کافرو۔ زاہدو۔ مطربو۔ مغنیو۔ بلبلو۔

قمریو۔ بتو۔ گلو۔ لوگو۔ دوستو وغیرہ مین۔ اور فعل امر حاضر کے آخر مین بہی اکثر

فائدہ جمع کا دیتا ہے۔ جیسے آؤ جاؤ۔ اوٹہو۔ بیٹہو۔ دیکہو۔ سنو۔ روؤ۔

سوؤ۔ دہوؤ۔ کہوؤ۔ وغیرہ مین۔ اور نون کے ساتہہ بہی آخر

اسما مین جمع کے واسطے آتا ہے درحالیکہ وہ اسما غائب ہون حاضر

نہون۔ جیسے مومنون کو۔ زاہدون کو۔ بلبلون مین۔ قمریون مین۔

بتون سے۔ گلون سے۔ مطربون سے۔ مغنیون کے۔ اور واو موقوف

کی شناخت یہ ہے کہ آخر مین اون اسما کے واقع ہوتا ہے جن مین اوس واؤ کے قبل الف واقع ہو جیسے بھاؤ۔ تاؤ۔ گاؤ۔ ناؤ۔ ہوآؤ وغیرہ مین اور کبھی امر کے بعضے صیغون کے آخر مین آکر اونہین مصدر کر دیتا ہے جیسے بناؤ۔ کھاؤ۔ بجاؤ۔ چھپاؤ۔ جماؤ۔ دکھاؤ۔ کھنچاؤ۔ لگاؤ۔ رکاؤ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ بننا ۔ کھبنا۔ بجنا۔ چھپنا۔ جمنا۔ دیکھنا۔ کھنچنا۔ لگنا۔ رکنا کے معنی پر آتے ہین۔ اور کبھی آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے پچھیاؤ۔ باد مغربی کے معنی پر منسوب پچھم کی طرف۔ اور حرف واؤ بعضے مصادر متعدی کے درمیان مین۔ بعد الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ در تعدیہ کا دیتا ہے جیسے اوٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا۔ لکھوانا۔ کھنچوانا۔ وغیرہ کہ اوٹھانا۔ بنانا۔ پڑھانا وغیرہ متعدی بیک مفعول تھے۔ اب اوٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا وغیرہ متعدی بدو یا سہ مفعول ہو گئے۔ تنبیہ۔ بعضے وہ مصادر جو صرف الف تعدیہ ہی کے آنے سے متعدی بدو مفعول ٹھہرتے ہین فی زماننا متروک الاستعمال ہین یعنے فصحاے متاخرین اونکو نہین استعمال کرتے جیسے سلانا۔ سینا۔ کا متعدی کٹانا۔ کٹنا۔ کا متعدی کھنچانا۔ کھنچنا۔ کا متعدی لکھانا۔ لکھنا کا متعدی بدو مفعول۔ پس ان کے مقام پر وہی مصادر جو الف اور واو دونون کے لانے سے متعدی بدو مفعول ہو جاتے ہین بولے جاتے ہین یعنے کٹانا کے محل پر کٹوانا کھنچانا کے محل پر کھنچوانا۔ لکھانا کے محل پر لکھوانا۔ سلانا کے محل پر

سلوانا بولا جاتا ہے اور یہ حرف کبھی مخلوط التلفظ بھی ہوتا ہے جیسے سُوانگ۔ مانگ کے وزن پر لفظ سوانگ کا واو لکھا تو جاتا ہے لیکن وزن مین نہین آتا ہے۔

ہ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہے جیسے بُوجھہ سُوجھہ۔ اُونگھہ۔ اُوبھہ بیٹھہ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ مصدر کے معنی پر بھی آتے ہین اور یہ حرف کبھی بعضے حروف کے ساتھہ مخلوط ہوکر بھی بولا جاتا ہے یعنے اچھی طرح تلفظ مین نہین آتا۔ جیسے ہاتہ۔ ساتہ۔ لکھا۔ پڑہا۔ اچھا۔ گھیا۔ کنگھی۔ بدھی۔ گھی۔ وغیرہ مین اور ایسی ہے کو ہاے مخلوط التلفظ کہتے ہین کہ وزن مین نہین آتی۔ اور یہ ہے مختص ہے زبان ہندی الاصل کے ساتھہ جیسے ہاے مختفی مختص ہے زبان فارسی کے ساتھہ۔ اور یہ ہاے مخلوط التلفظ درمیان مین الفاظ کے یا آخر مین آتی ہے۔

ی۔ اس حرف کی بھی تین قسمین ہین۔ معروف مجہول۔ موقوف۔ پس یاے معروف کبھی الفاظ کے آخر مین آکر افادہ معنی مصدری کا کرتی ہے جیسے چوڑائی۔ لنبائی۔ گہرائی۔ بُرائی۔ بھلائی۔ اُونچائی نچائی۔ گلائی۔ سمائی۔ بیچینی۔ بیرخی۔ آپا دہاپی۔ ہماہمی۔ ہنسی۔ دل لگی۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی فاعلیت کے معنی کا فائدہ دیتی ہے جیسے تنبولی۔ تیلی۔ دہوبی۔ گندہی وغیرہ مین کہ تنبولی پان بیچنے والے کو۔ اور تیلی تیل بیچنے والے کو اور دہوبی کپڑے دہونے والیکو

اور گندہی عطر اور پھلیل بیچنے والے کو کہتے ہین۔ اور کبھی نسبت کا فائدہ بخشتی ہے جیسے دھانی۔ چنپئی۔ بسنتی۔ فالسائی۔ گلابی۔ سنہری وغیرہ مین کہ ہر ایک ان مین سے اک رنگ خاص کا نام ہے۔ اور کبھی اسما و افعال دونون کے آخر مین آکر تانیث اسم اور تانیث فاعل و مفعول کی علامت ہو جاتی ہے جیسے اندہی۔ لنگڑی۔ گونگی۔ ہرنی گھوڑی۔ گدہی وغیرہ مین علامت تانیث اسم کی ہے اور اوٹھی بیٹھی۔ آئی۔ گئی۔ دیکھی۔ کہی۔ سُنی وغیرہ افعال مین علامت تانیث فاعل و مفعول کی ہے۔ اور یائے مجہول آخر مین اون اسما و مصادر کے آکر جنکے آخر مین الف ہو علامت امالۂ اسم و مصدر کی قرار پاتی ہے۔ جیسے بیلے کا پھول۔ موتیے کا عطر۔ اور جیسے آنیکا وقت۔ جانے کا محل اور آخر مین فعل امر حاضر کے دخل پا کر امر حاضر کو صیغہ امر غائب کا بنا دیتی ہے جیسے کوئی حکم دے کہ فلان شخص۔ فلان مقام سے اوٹھے۔ اور فلان شخص فلان جگہ بیٹھے۔ اور فلان شخص فلان مقام سے آئے۔ اور فلان شخص فلان جگہہ جائے یا روئے یا سوئے۔ **تنبیہ**۔ یہ جو آئے۔ جائے پائے۔ کہائے۔ لائے وغیرہ۔ یا روئے۔ دہوئے۔ سوئے۔ وغیرہ مین کبھی بجائے ہمزہ واو بھی بولتے ہین اور لکھتے ہین یعنے آوے۔ جاوے۔ پاوے۔ رووے۔ سووے۔ دہووے مؤلف کے عندیہ مین نہایت غیر فصیح بلکہ غیر صحیح ہے۔ اور ہو جو

باش یا باشد کا ترجمہ ہے اسکے بعد تو واو اور ے دونون کے لانے کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے کہ فقط ہو پر مدعا تمام ہو جاتا ہے اور واو ۔ ی زائد ٹھہرتے ہین جیسے اس شعر مین کسی کے ؎

گل وہ کہاؤن کہ چمن محو تماشا ہووے
دیکھنے کا اوسے کچہ ذوق تو پیدا ہووے

یہان ہو کے آخر مین واو اور ی کے بڑہانے کی کچہ حاجت نہ تہی مطلب ہو ہی پر تمام ہو گیا تھا ۔ بس یہی وجہ ہے کہ ہووے کو متاخرین نے ترک کر دیا ہے ہرگز اپنے کلام مین ہووے نہین لاتے ہین ۔ اور جو ہو کے آخر مین کبھی ہمزہ اور ی بڑہا کر ہوئے بولتے ہین بلکہ شعرا روئے ۔ سوئے ۔ دہوئے وغیرہ کا قافیہ بہی گردانتے ہین یہ مؤلف کے نزدیک زوائد مین کیسا محض غلط ہے ۔ اور کبھی یاے مجہول اوس اسم کے آخر مین کہ جسکے آخر مین الف ہو ۔ اور فعل واحد ماضی مذکر کے آخر مین آکر جمع اسم و جمع فاعل و مفعول کی علامت بنجاتی ۔ جیسے تماشا ۔ کی جمع تماشے ۔ دلاسا ۔ کی جمع دلاسے ۔ بتاسا کی جمع بتاسے ۔ جنگلا کی جمع جنگلے ۔ بنگلا کی جمع بنگلے ۔ کوٹھا کی جمع کوٹھے اور جیسے اوٹہا اور اوٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع اوٹہے اور اوٹہائے گئے اور بیٹہا اور بٹہایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع بیٹھے ۔ اور بٹہائے گئے ۔ اور دیکہا اور دکہایا گیا کے فاعل و مفعول کی جمع دیکہے اور دکہائے گئے آتی ہے ۔ اور کبھی یاے

مجہول نون کے ساتھہ آخر مین اون اسماے مونثہ کے کہ جن کے
آخر مین یاے معروف نہ ہو جمع کے لیے آتی ہے۔ جیسے رَسم
کی جمع رسمین۔ قسم کی جمع قسمین۔ بات کی جمع باتین۔ رات کی
جمع راتین۔ صورت کی جمع صورتین۔ مورت کی جمع مورتین۔
مرچ کی جمع مرچین۔ کرچ کی جمع کرچین۔ آنکھہ کی جمع آنکھین۔
بھون کی جمع بھونین۔ پلک کی جمع پلکین۔ ہوا کی جمع ہوائین۔
جفا کی جمع جفائین۔ ادا کی جمع ادائین۔ ناؤ کی جمع ناوین۔
گاؤ کی جمع گاوین۔ راے کی جمع رائین۔ گاے کی جمع گائین۔
اور کبھی یاے مجہول اون اسماے مذکر کے بھی آخر مین کہ جنکے
آخر مین لفظ وان ہو جمع کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے جہانوان
کی جمع جہانوین۔ پرچھانوان کی جمع پرچھاوین۔ کنوان کی جمع کنوین
دھوان کی جمع دھوین آتی ہے۔ اور یاے موقوف کی شناخت
یہ ہے کہ آخر مین اون افعال واسما کی آتی ہے جنمین قبل اوس سے
کے الف واقع ہو یا واو مجہول جیسے آے جاے پاے وغیرہ
مین یا روے سوے کھوے وغیرہ مین یا جیسے گاے اور ہاے
مین۔ اور یہ حرف یعنے حرف یاے تحتانی کبھی بعضے حروف کے ساتھہ
مخلوط ہو کر بھی بولا جاتا ہے یعنے اچھی طرح تلفظ اور وزن مین نہین
آتا ہے۔ جیسے بیاہ۔ بیار۔ پیاز۔ پیاس۔ سیان دھیان۔ ہیان
وغیرہ مین کہ ان سب کو فصحاے متاخرین فاع کے وزن پر بولتے

فعول کے وزن پر نہین بولتے۔ اور اس طرح کی یے یعنی یاے مخلوط التلفظ
مختص ہے زبان ہندی الاصل کے ساتھہ اور بر درمیان مین الفاظ
کے آتی ہے۔

باب دوسرا

بعضے الفاظ ہندیہ کے بیان مین کہ کہان کہان
آتے ہین اور کن کن معنی پر استعمال پاتے ہین۔

(آت) یہ کلمہ آخر کلمات مین معنی مصدری کا فائدہ دیتا ہے جیسے برسات
بہتات وغیرہ مین۔

(آر) یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہے جیسے بھنکار۔
ٹھنکار۔ گھنکار۔ وغیرہ مین اور کبھی فاعلیت کا فائدہ دیتا ہے جیسے
سُنار۔ لُہار۔ وغیرہ مین۔

(آل) یہ کلمہ آخر الفاظ مین معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہے جیسے دہمال
کہ دہم دہم کی آواز کی طرف منسوب ہے اور سُسرال۔ کہ منسوب بخانۂ خسر
ہے اور کلال۔ کہ کلوار اک قوم ہے شراب فروش اوسکی طرف منسوب ہے
اور گلال۔ کہ اوس سُرخ چیز کے معنی پر ہے جسکو ہنود باہم ہولی مین ایک
دوسرے پر ڈالتے ہین منسوب بگلِ سُرخ۔

(آن) باعلان نون اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر مصدریت کا اظہار
کرتا ہے جیسے اوٹھان۔ اُوڑان۔ اُونچان۔ نچان۔ چوڑان۔

لُبنان - چُھان بنان - وغیرہ مین -
(اَن) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات کے اول مین آکر فائدہ نفی کا دیتا ہے
اور مفتوح ہوتا ہے جیسے اَن پڑھ - اَنجان - اَنگھڑ - اَنگِنا - اَنکہی -
اَنمل - اَنملا - اَنمول - اَنہونی - وغیرہ کہ اَن پڑھ - کا ناخواندہ پر - اَنجان -
کا نجاننے والے پر - اَنگھڑ - کا نادرست چیز پر - اَنمل - کا میل نہ کرنے والی
شے پر - اَنملا - کا نہ ملنے والے شخص پر - اَنگِنا - کا جو شئے شمار مین نہ آئے
اوسپر - اَنکہی - کا سخن ناگفتہ پر - اَنہونی کا امر ناشُدنی پر اطلاق
کرتے ہین -
(اَدھ) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات پر مصدر ہوکر نصف اور نیم کے معنے کا
فائدہ دیتا ہے جیسے اَدھ کچرا - اَدھ گلا - اَدھ کُچلا - اَدھمُوا - وغیرہ مین
کہ اَدھ کچرا - اور اَدھ گلا - نیم خام کو اور اَدھ کُچلا - نیمکوب کو اور اَدھمُوا -
نیمجان کو کہتے ہین -
(بے) یہ کلمہ بعضے کلمات کے اول مین ملحق ہوکر بدون اور بغیر کے
معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بچین - بیڈھب - بیڈہنگا - بےآویا -
بیکل - وغیرہ مین تنبیہ - یہ لفظ فارسی مین بھی اسی محل اور انہین معنے پر
آتا ہے - مانند - بیجا - بےسُود - بیکار - وغیرہ کے پس مشترک ہے
ہندی اور فارسی مین -
(پا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ پاکر کبھی معنی مصدری کا فائدہ
دیتا ہے جیسے بڑاپا - چُھٹاپا - جلاپا - دُبلاپا - مُٹاپا - کٹناپا - وغیرہ مین

اور کبھی وقت اور زمانے کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے جیسے بڑھاپا۔
رنڈاپا۔ وغیرہ ہین۔

(پن اور پنا) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر افادہ مصدریت
کا کرتا ہے۔ جیسے بچپن۔ بانکپن۔ لڑکپن۔ ڈھیٹ پن۔ بھولا پن۔ برا پن
تھڑد پن۔ وغیرہ اور جیسے بچپنا۔ بانکپنا۔ لڑکپنا۔ ڈھیٹ پنا وغیرہ ہین۔

(تا) اک کلمہ ہے کہ امر حاضر کے صیغون کے آخر مین آکر انکو ماضی تمنائی
کر دیتا ہے جیسے آتا۔ جاتا۔ اوٹھتا۔ بیٹھتا۔ کہاتا۔ پیتا۔ روتا۔ سوتا۔
جاگتا۔ وغیرہ ہین چنانچہ کہتے ہین کہ فلان شخص فلان مقام سے آتا یا جاتا
تو خوب تھا یا فلان شخص فلان جگہ سے اوٹھتا۔ یا فلان مقام پر بیٹھتا۔
تو مناسب تھا۔ اور کبھی صیغہ فاعل کا بنا دیتا ہے جیسے آتا۔ جاتا۔ آئندہ
اور روندہ کے معنی پر اور اوٹھتا بیٹھتا۔ خیزندہ و نشینندہ کے معنے پر۔ اور
گرتا پڑتا۔ افتان و خیزان کے معنے پر بولا جاتا ہے۔ اور کلمہ تا لفظ ہوا کے
ساتھ آخر صیغہ امر مین ملحق ہو کر اوسکو فاعل حالیہ کے معنی پر کر دیتا ہے
جیسے آتا ہوا۔ جاتا ہوا۔ روتا ہوا۔ سوتا ہوا۔ کہاتا ہوا۔ پیتا ہوا۔ یعنے
در حالیکہ چلا آتا ہے چلا جاتا ہے رو رہا ہے۔ سو رہا ہے۔ کہا رہا ہے
پی رہا ہے۔ اور کلمہ تا لفظ ہے کے ساتھ آخر صیغہ امر حاضر مین دخل
پا کر اوسکو صیغہ زمانہ حال یعنے موجود کا کر دیتا ہے۔ جیسے آتا ہے۔
جاتا ہے۔ کرتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ روتا ہے۔ سوتا ہے۔ کہاتا ہے
پیتا ہے وغیرہ ہین۔

(جا) اک کلمہ ہے کہ بیشتر اسکو مصدر مین قبل علامت مصدری یعنے نا کے تاکید فعل کے واسطے لاتے ہین جیسے آجانا۔ پا جانا۔ کر جانا۔ مر جانا۔ اڑ جانا۔ گڑ جانا۔ اوٹھ جانا۔ بیٹھ جانا۔ وغیرہ مین کہ جا یہان سوا ے تاکید فعل کے اور کوئی معنی نہین دیتا۔ اور یہی صورت ہے کہ دینے۔ اور لینے۔ کی کہ یہ بھی کبھی مصدر مین قبل علامت مصدری کے محض تاکید فعل ہی کے لیے آتے ہین جیسے بھر دینا۔ کر دینا۔ اوٹھا دینا۔ بٹھا دینا۔ وغیرہ مین یا جیسے بھر لینا۔ کر لینا۔ اوٹھا لینا۔ بٹھا لینا۔ وغیرہ مین۔

(دان) باعلان نون اک کلمہ ہے کہ آخر مین بعضے اسما کے ملحق ہو کر افادہ ظرفیت کے معنی کا کرتا ہے جیسے اوگالدان۔ پاندان۔ پیکدان خاصدان وغیرہ مین پہنچیہ۔ یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انہین معنی پر آتا ہے مانند تابدان۔ دیگدان۔ قلمدان۔ نمکدان۔ وغیرہ کے لیکن فارسی مین باخفاے نون آتا ہے اور ہندی مین باعلان نون

(دانی) یہ کلمہ بھی آخر اسما مین آکر فائدہ ظرفیت کا دیتا ہے جیسے سرمہ دانی قلمدانی۔ سُرمہ دانی۔ ناسدانی وغیرہ مین۔

(را) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے اُجہورا۔ آدہے کی طرف منسوب۔ اور لنڈورا۔ لنڈ۔ منڈ۔ آدمی کیطرف منسوب۔ اور چٹورا۔ چاٹ جانے والے یعنے ذائقہ زبان کی پرورش کرنے والے آدمی کی طرف منسوب۔ اور سٹھورا۔ وہ طعام زچہ جس مین سونٹھ پڑتی ہے سونٹھ کی طرف منسوب۔ اور کبھی فاعلیّت کے واسطے

لایا جاتا ہے جیسے ہتیارا۔ ہتیا لینے والے کو کہتے ہین یعنے کسی کا خون اپنی گردن پر لینے والا۔

(ڑا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین فاعلیت کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے بھگوڑا۔ ہگوڑا۔ شوڑا وغیرہ مین واو مجہول ہے۔

(سا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین تشبیہ کے لیے آتا ہے جیسے تمسا۔ ہمسا۔ تجھسا۔ مجھسا۔ ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا وغیرہ مین۔

(سال) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ اور مکان کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ٹکسال۔ گھنڈسال۔ پنسال۔ وغیرہ مین کہ ٹکسال۔ دار الضرب کو کہتے ہین جہان پیسا روپیا اشرفی بنا مین اور کھنڈسال۔ وہ مکان جہان شکر وغیرہ بنتی ہے اور پنسال وہ جگہہ جہان ہمواری زمین کی شناخت کے لیے پانی بہا ہی کرکے پیمایش کرتے ہین۔

(کا) یہ کلمہ آخر مصدر مماله مین ملحق ہوکر مصدر مین صیغہ مستقبل کے معنے پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن جس مصدر ممالہ کے آخر مین یہ کلمہ آتا ہے اُسکے قبل کلمہ نفی یعنے لفظ نہین کا بھی ضرور ہوتا ہے اور یہ نفی نفی تاکیدی ہوتی ہے۔ جیسے نہین آنے کا۔ نہین جانیکا۔ نہین کرنے کا۔ نہین مرنے کا کہ محل پر ہرگز نہ آئے گا۔ ہرگز نجائے گا۔ ہرگز نہ کریگا۔ ہرگز نمریگا کے بولا جاتا ہے فائدہ بعضے فصحانے ان کلمات کے استعمال کو ترک کر دیا ہے اور انہے متروکات سے لکھا ہے پس معلوم نہین کہ وجہ ترک کی کیا ہے۔

(کار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر فائدہ مصدریت کا بخشتا ہے جیسے جھنکار۔ ڈنکار۔ جھنکار۔ جھنکار وغیرہ کہ ان الفاظ مین (کار) علامت مصدری ہے۔

(گا) یہ کلمہ استقبال کے صیغون کے آخر مین آتا ہے جیسے آئیگا۔ پائیگا جائیگا۔ اوٹھے گا۔ بیٹھے گا۔ اور کبھی آخر مین بعضے کلمات کے آکر فائدہ نسبت کے معنے کا دیتا ہے۔ جیسے اڑنگا۔ گڑنگا۔ ننگا دھڑنگا۔ وغیرہ مین۔

(لائی) یاے معروف سے اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر مزدوری اُجرت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے دُہلائی۔ کپڑون کے دہونے کی اُجرت کو ڈہلائی باربرداری کی اُجرت کو سلائی۔ کپڑے سینے کی اُجرت کو بولتے ہین۔

(ئل) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے بھڑئل۔ بھڑکے طرف منسوب کہ بھڑ مسخرہ کو کہتے ہین۔ اور کھٹمل۔ کھاٹ کی طرف منسوب کہ کھاٹ چارپائی کو کہتے ہین۔

(مہا) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات پر مصدر ہوکر بزرگ اور بڑے کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے مہاجال۔ مہادیو۔ مہاراج وغیرہ مین کہ مہاجال۔ بڑے جال کو۔ اور مہادیو۔ ہنود کے اک بڑے اوتار کو۔ اور مہاراج بڑے راجہ کو کہتے ہین۔

(نا) اک کلمہ ہے کہ ہندی مین واضح تر اور مشہور تر علامت مصدری

یہی ہے یعنے بیشتر اسی کلمہ کو افعال امر حاضر کے آخر مین مصدر بنانے کے واسطے لاتے ہین جیسے آنا - جانا - ڈرنا - کرنا - رونا - ہونا - ہنسنا - بولنا - اوٹھنا - بیٹھنا - دیکھنا - سُننا وغیرہ مین تنبیہ - درحالیکہ مفعول کسی فعل کا مؤنث ہو تو اوس حالت مین جو بعضے اس علامت مصدری یعنے کلمۂ نا کے الف کو یاے معروف سے بدلکر بولتے ہین یعنے اس طرح کہ بات کرنی مشکل ہے - یا روٹی کہانی دشوار ہوگئی - یا نماز پڑہنی آسان نہین - یہ محاورہ خاص فصحاے دہلی یا فصحاے متقدمین لکھنو کا ہے - فصحاے متاخرین لکھنؤ یون نہین بولتے بلکہ یہ لوگ خواہ مفعول مؤنث ہو خواہ مذکر کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر نہین دیتے یعنے بات کرنا - روٹی کہانا - نماز پڑھنا - ہی کہینگے - بات کرنی روٹی کہانی - نماز پڑہنی نہ بولین گے کیونکہ انکا قول یہ ہے کہ آجتک علامت مصدر کی سوا (نا) کے (نی) یاے معروف سے نہین سُنی اور قواعدِ زبان اُردو کے جامعین قدیم مین سے بہی کسی نے کہین نہین لکھی - پس علامت کسی چیز کی کیونکر بدل سکتی ہے - کس واسطے کہ اگر شناخت ہی کسی شے کی بدل جائیگی تو وہ شے پہچانی ہرگز نجائیگی چنانچہ مؤلف ہیچمدان بہی اس قول کو مسلم رکہتا ہے اور اسی طرف ہے کہ کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر دینا نہ چاہیئے اور مجال خود ہی رکہنا چاہیے - فائدہ - چند مصدر زبان اُردو مین ایسے بہی استعمال پاگئے ہین جنکی ایک لفظ فارسی اور ایک لفظ ہندی سے ترکیب دی گئی

ہے۔ جیسے گزرنا۔ گزارنا۔ شرمانا۔ گرمانا۔ فرمانا۔ خریدنا۔ ورغلانا۔ وغیرہ
کہ پہلا لفظ ان مین فارسی کا ہے اور دوسرا لفظ ہندی کا یعنے گذر۔
گزار۔ شرم گرم۔ فرما۔ وغیرہ یہ سب کلمات فارسی ہین اور کلمہ نا۔ یا
انا۔ ہندی ہین۔
(نت) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین نسبت کے واسطے آتا ہے
جیسے سنسنت۔ بخنپت۔ اور ظاہر اساونت بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہے۔
(نی) یاے معروف کے ساتھہ اک کلمہ ہے کہ آخر اسما مین ملحق ہو کر
تانیث اسم کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے اونٹنی۔ شیرنی۔ سورنی۔ ہتھنی۔
ہندنی۔ راگنی۔ ناگنی۔ وغیرہ مین۔ اور کہین نسبت کے معنے کا افادہ
کرتا ہے۔ جیسے جوگنی۔ گوندنی۔ نہرنی۔ وغیرہ ہین کہ جوگنی جوگ کیطرف
اور گوندنی گوند کی طرف اور نہرنی نہ کی طرف کہ ناخن کو کہتے ہین منسوب
ہے اور یاے مجہول کے ساتھہ اک کلمہ ہے حروف روابط مین سے
کہ فعل متعدی کے فاعل کے بعد اثناے کلام مین آتا ہے جیسا کہ جب بولتے
ہین زید نے لکھا۔ عمر نے پڑھا یا کھایا یا پیا یا لیا یا دیا۔ تنبیہ یہ جو کبھی کلمہ
مذکور کو فعل لازمی کے فاعل کے بعد بھی لاتے ہین یعنے یون بول جاتے
ہین کہ زید نے رودیا۔ عمر نے ہنس دیا۔ یہان مؤلف کے نزدیک
نے کے لانے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور بغیر نے ہی کے
بولنا فصیح معلوم ہوتا ہے یعنے زید رودیا۔ عمر ہنسدیا۔
(وا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بدھوا

پابند کے معنی پر۔ اسیر اور قیدی کی طرف منسوب۔ اور پچھوا۔ پروا۔ باد مغربی و باد مشرقی کے معنے پر۔ پورب اور پچھم کی طرف منسوب اور بھڑوا۔ قلتبان و دیوث کے معنی پر بھڑ کی طرف منسوب۔ کہ بھڑ مسخرگی کو کہتے ہین اور پچھوا۔ انگیا کے اوس پارچہ کے معنی پر جو پس پشت ہوتا ہے۔ پیچھے کی طرف منسوب۔ اور کلوا۔ سیاہ رنگ آدمی کا اسم لیکن وہ سیاہ رنگ آدمی جو نہایت حقیر بھی ہو۔ کالے رنگ کی طرف منسوب۔

(وائی) یاے معروف سے یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے پچھوائی۔ پروائی۔ چوائی۔ بکھوائی وغیرہ ہین اور بہوائی اوس ٹٹی کو کہتے ہین جو دیوار کے پاکھے کی جگہ لگائی جاتی ہے۔ اور کبھی یہ کلمہ مزد و اُجرت کے معنی کا فائدہ دیجاتا ہے۔ جیسے پڑھوائی۔ لکھوائی۔ بکوائی۔ پکوائی۔ پسوائی۔ جڑوائی۔ کھدوائی وغیرہ ہین۔

(وار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر طرف اور جانب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے آگے وار۔ پیچھے وار۔ اوپر وار۔ نیچے وار۔ ہین اور کبھی لائق اور سزاوار کے معنی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے بندھنوار۔ پیدوار۔ گنوار۔ کہ بندھنوار اوس رسن کو کہتے ہین جس مین باغبان کچھ پھول اور پھل اور پتے باندھکر شادی کے گھرون کے دروازون پر لاکر باندھ دیتے ہین یعنے وہ ریسمان جو خانہاے شادی کے دروازون پر باندھنے کی سزاوار ہے۔ اور پروا۔ اہل خاندان اور کنبے کو

کہتے ہین یعنے وہ لوگ جو لائق پرورش کے ہین اور لگوار وہ شخص جو لائق دوستی ومحبت کے ہو۔ یعنے یار وآشنا۔

(وارا) یہ کلمہ آخر الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے اٹھوارا منسوب آٹھ کی طرف۔

(واری) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کسی شئے کی کثرت کی جگہ کے معنے کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے پھلواری۔ اوس جگہ کو کہتے ہین جہان پہولون کی کثرت ہو۔

(واڑ) رائے ثقیلہ کے ساتھہ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اونہواڑ۔ محل تصنیف کو کہتے ہین۔ اور ہڑواڑ وہ جگہ جہان کسی کے گھر اور خاندان کے مردے دفن ہون۔ اور کہین نسبت کا فائدہ بخشتا ہے جیسے اڑواڑ۔ وہ ستون معروف جو اڑانے کی طرف منسوب ہے اور اڑانا۔ بہی اک ستون مشہور کا نام ہے۔ اور کھچڑواڑ۔ ہندوون کے اک تیوہار کا نام ہے کہ مشہور ہے۔

(واڑا) یہ کلمہ بہی آخر کلمات مین مکان اور جگہ کے معنے کا فائدہ دیتا ہے جیسے اگواڑا۔ پچھواڑا وغیرہ مین۔

(واڑی) اس کلمہ کے بہی معنی آخر کلمات مین کسی شے کی کثرت کی جگہ کے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے پنواڑی۔ اوس جگہ کو بولتے ہین جہان پانون کی کثرت ہو۔

(والا) اک کلمہ ہے کہ افعال کے بعد آکر فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے۔

جیسے آنے والا (آیندہ ۱۲) - جانے والا (روندہ ۱۲) - ڈرنے والا (ترسندہ ۱۲) - کرنے والا (کنندہ ۱۲) - اور اسماء کے بعد آکر مالک اور صاحب کے معنے دیتا ہے - جیسے آنکھہ والا - ناک والا گیسوون والا - گھی والا - گوشت والا - رکھوالا (نگہبان ۱۲) - متوالا (شرابی ۱۲) - وغیرہ اور اگر افعال کا فاعل اور اسماء مذکور کا مالک و صاحب مؤنث ہوگا تو الف آخر اس کلمہ کا یاے معروف سے تغیر پاکر بولا جائیگا - جیسے آنے والی - جانے والی - ڈرنے والی - کرنے والی - آنکھہ والی - ناک والی - گھی والی رکھوالی وغیرہ -

(وان) نون کی اخفا کے ساتھہ اک کلمہ ہے نسبت کا کہ آخر مین بعض کلمات کے آتا ہے - جیسے ہمیٹوان - لپیٹوان - ہمیٹ اور لپیٹ کی طرف منسوب اور پانچوان ساتوان آٹھوان نوان دسوان وغیرہ - کہ یہ کلمات پانچ اور سات اور آٹھہ اور نو اور دس کے عدد کی طرف منسوب کیے جاینگے درحالیکہ معدود مذکر ہو - اور درصورتیکہ معدود مؤنث ہوگا تو پانچوین - ساتوین آٹھوین - نوین - دسوین - بولینگے وان کے الف کو یاے معروف سے بدلکر - تنبیہ - یہ کلمۂ وان فارسی مین بھی اسی محل اور انہین معنی پر آتا ہے، جیسے تاوان - پہلوان وغیرہ مین پس مشترک ہے ہندی و فارسی دونون زبانون مین -

(وانس) نون مخلوط التلفظ کے ساتھہ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اٹھوانس ظرف ہشت پہلو کو کہتے ہین کہ منسوب ہے آٹھہ کے عدد کی طرف -

(وانسا) نون مخلوط التلفظ کے ساتھہ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر مدت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے ستوانسا۔ اٹھوانسا۔ اوس بچے کو کہتے ہین جو ساتوین اور آٹھوین مہینے مان کے پیٹ سے پیدا ہو یعنے مدت حمل کے سات یا آٹھہ مہینے کے گذرنے کے بعد پیدا ہو۔

(وٹ) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر کبھی صاحب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے جیوٹ۔ مین کہ دلیر کے معنے آتا ہے اور کبھی ظرفیت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے دیوٹ مین کہ چراغدان کے معنی پر بولاجاتا ہے اور کبھی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہی جیسے کروٹ مین کہ کر کی طرف منسوب ہے اور کر ہندی الاصل مین ہاتھہ کو کہتے ہین۔

(ور) اک کلمہ ہے کہ آخر مین الفاظ کے فائدہ فاعلیت کا دیتا ہے۔ جیسے گھٹور۔ لگور۔ وغیرہ مین واو مجہول سے کہ گھٹور اوس کنیز کو کہتے ہین جو اور کنیزون کی نسبت کام مین کمی کرے یعنے سب سے گھٹکر کام کرے اور لگور یاری اور آشنائی کرنے والے کو کہتے ہین۔

(ہا) یہ اک کلمہ ہے کہ بعضے اعداد جمع کے آخر مین ملحق ہوکر کثرت بعید اور جمعیت بیشمار کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے صدہا۔ ہزارہا۔ کروڑہا۔ مین کہ سیکڑون ہزارون کروڑون کے محل پر بولا جاتا ہے۔

تنبیہ۔ یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے لیکن اسقدر فرق بیشک ہے کہ فارسی مین ہر اسم غیر ذی روح کی جمع کے لیے آتا ہے جیسے گلہا۔ باغہا۔ رنگ ہا۔ سنگ ہا۔ وغیرہ اور ہندی

مین محض بعضے اعداد جمع کے آخر مین لایا جاتا ہے۔

(ہار) یہ کلمہ ظاہرا آخر بعضے الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے بیوہار۔ تیوہار۔ وغیرہ مین۔

(ہارا) یہ کلمہ آخر کلمات مین فاعلیت کے معنی دیتا ہے جیسے لکڑہارا۔ کہ لکڑی کاٹنے والے کو کہتے ہین۔

(ہاری) یاے معروف سے یہ کلمہ بہی فاعلیت کے واسطے آتا ہے جیسے پسنہاری آٹا پیسنے والی کو بولتے ہین۔

(ہَٹ) تاے ثقیلہ کے ساتہہ یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے جیسے اُدواہٹ۔ نِلاہٹ۔ کڑواہٹ۔ جُہنجلاہٹ۔ گہبراہٹ۔ گرماہٹ۔ نرماہٹ وغیرہ مین۔ اور کبہی معنی نسبت کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے آہٹ مین کہ آہٹ منسوب آئندہ و رونده کے پاؤن کی آواز کی طرف ہے۔

(ہَند) نون غُنہ کے ساتہہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین افادہ معنی نسبتی کا کرتا ہے۔ جیسے بِساہند۔ سَڑاہند۔ کچاہند۔ وغیرہ مین کہ یہ تینون لفظ اک قسم کی بوے بد کیطرف منسوب ہین۔

(ہر) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے جیسے آہر جاہر۔ کہ آنے جانے کے محل پر بولا جاتا ہے اور کہین معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اِدہر۔ اُودہر۔ جِدہر۔ کِدہر مین جہت و جانب کی طرف منسوب۔

(ہرا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کبہی معنی عدد و تہ جامہ وغیرہ کا

فائدہ دیتا ہے - جیسے - اکہرا - دوہرا - تہرا - چوہرا - کہ یکتا و دوتا و
سہ تا و چہار تا کا ترجمہ ہے - اور کبھی معنی نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے
سنہرا - منسوب برنگ طلائی - اور پہرہرا - تتہرا - چہرہرا - وغیرہ مین
(یا) اک کلمہ ہے کہ کبھی اوسے امر حاضر کے اون صیغون کے آخر مین
کہ جنکے آخر مین الف ہے صیغۂ ماضی بنانے کے لیے لاتے ہین -
جیسے آیا - پایا - بنایا - دکہایا - کہلایا - وغیرہ مین - اور کبھی آخر اسما مین اونکی
تصغیر کے واسطے ملحق کرتے ہین - جیسے انگیا - کہ عورتون کی اصطلاح
مین اوسکو چہوٹا کپڑا بولتے ہین اور ڈہیا - درج کوچک سے عبارت ہے
اور بٹیا - سنگ خرد کو کہتے ہین - اور بٹیا دختر صغیر السن کو بولتے ہین
اور کبھی یہ کلمہ صفت اور نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بڑھیا
گھٹیا - وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا صفت کے لیئے آیا ہے - اور جیسے تیلیا
رنگیا - موتیا - مونگیا - دودہیا - وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا نسبت کا فائدہ بخشتا
ہے - اور کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے ٹوہیا - تجسس اور تفحص
کرنے والے کو کہتے ہین - اور چالیا - چال کرنے والے اور فریبیا
فریب دینے والے کے معنی پر بولا جاتا ہے اور کبھی اس کلمہ کو محض
تانیث اسما کے لیے آخر اسما مین لے آتے ہین - جیسے چڑیا - گڑیا -
بڑہیا - ہنڈیا - کٹیا وغیرہ کہ یہ چڑا - گڈا - بوڑھا - ہنڈا - کتا - لوٹا کے
بواو مجہول ۱۲
مونثات ہین - اور کبھی جب اسم جامد سے مصدر بناتے ہین تو افادہ مصدریت
کے واسطے تا جو علامت مصدری ہے اوسکے قبل کلمۂ یا کو بھی لے آتے ہین

جیسے اَدہیانا مین کہ تنصیف یعنے کسی چیز کے آدہا کرنے کے معنی پر اور دَہتیانا مین کہ دہنین لگانے کے معنی پر اور سٹھیانا مین کہ مرد پیر کے بے عقل و خرد ہوجانے کے معنی پر مستعمل ہے۔

(یار) یہ کلمہ آخر کلمات مین ملحق ہو کر نسبت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ہتھیار آلۂ حرب کے معنی پر منسوب ہاتھہ کی طرف۔

(یارا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین کبھی فاعلیت کے واسطے آتا ہے جیسے بھٹیارا۔ جو سراؤن مین مسافرون کی خدمت کرتا ہے یعنے کہانا وغیرہ پکا کر کہلاتا ہے۔ اور گھسیارا۔ جو گہانس صحرا سے چہیلکر لاتا ہے اور شہر مین لا کر بیچتا ہے۔ اور پنہیارا جو پانی لوگون کے گہرون مین باُجرت بھرتا ہے۔ اور اندھیارا۔ جو آدمی کو اندہا کر دیتا ہے یعنے ظاہر ہے کہ تاریکی مین کچہ انسان کو نہین سوجھتا۔ اور کبھی آخر الفاظ مین یہ کلمہ صاحب کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے دکہیارا۔ وردمند یعنے صاحب درد کو کہتے ہین۔

(یالا) یہ کلمہ بھی آخر الفاظ مین دخل پاکر کبھی نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے پنیالا۔ اوس شے سے عبارت ہے جو پانی سے تعلق رکھتی ہو چنانچہ۔ پنیالا سانپ۔ پنیالی اژدہی۔ اکثر بول جاتے ہین۔ اور پنیالا۔ اک میوہ خاص کا بھی نام ہے۔ اور کوڑیالا وہ گیاہ جو خرچہرہ یعنے کوڑہی سے مشابہت رکھتی ہے اور وہ سانپ جسپر مانند

کوڑی کے چتیان ہوتی ہین اور کبھی کلمہ آیالا آخر کلمات مین صاحب کے معنی دیتا ہے - جیسے وڑھیالا - بڑی اور لمبی واڑہی والے کو کہتے ہین -

(یت) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے بنکیت - پٹیت - پچیت - پھکیت - گڑکیت وغیرہ ہین کہ بنکیت - سلحشوری کرنے والے کو اور پٹیت - پٹا ہلانے والے کو اور پچیت - فریب دینے والے کو اور پھکیت - لکڑی پھکنے والے کو اور گڑکیت نقابت کرنے والے کو کہتے ہین -

(یل) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین کہین نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے پھلیل مہلیل - نکیل - کہ پھلیل اوس خوشبودار تیل سے عبارت ہے جو کسی پھول سے لبسایا جاے - اور نکیل مہار شتر کو کہتے ہین یعنے وہ رسن جو اونٹ کی ناک مین ڈالی جاتی ہے منسوب بہ بنی شتر - اور غلیل وہ کمان جس سے غلہ لگاتے ہین - منسوب بہ غلہ - اور جیسے برہیل - دہیل - مین تحتانی ساکن اور اوسکے فتحہ ماقبل کے ساتھ کہ برہیل - منسوب بزن پیر - اور دہیل منسوب بہ شخص مغلوب ہے اور لفظ چنبیل مین بھی ظاہرا اسی قبیل کے تی لام معلوم ہوتے ہین یعنے نسبت کے واللہ اعلم بالصواب - اور کہین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے - جیسے اڑیل - اپنے مقام سے نہ ہلنے والا - اور پڑیل ایک جگہ پڑا رہنے والا - اور جیسے پاہل اور گہایل مکسور الیا مین کہ پاہل پاؤن کے اک زیور کا نام ہے

اور پاؤن سے پیدا ہونے والے شخص کو بھی کہتے ہین یعنے مان کے پیٹ سے جو پاؤن سے پیدا ہوا ہو سر کے بل نہ ہوا ہو۔ اور فیل چالاک و تیزرو پر بھی پائل کا اطلاق کرتے ہین اور گھائل زخمی و ذگار کے معنی پر آتا ہے اور کہین یہ کلمہ مفعولیت کے معنے دیتا ہے جیسے سڑیل۔ سڑا ہوا مریل مرا ہوا۔ اور کہین صاحب کے معنے اس کلمہ سے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے گڑئل۔ جوان زور آور و تنومند و صاحب قوت کو کہتے ہین

قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار سخنور برگزیدہ مقال جناب سید شاہ مرشد علی صاحب حنفی بغدادی متخلص بعاصی ابن اعادہا رشد تلامذہ مولف

نام خدا قواعد چند از زبان ہند — مطبوع و مشتہر شدہ ہر سو چہ زاد و ستاد
سالش نوشت عاصی ہندی بفارسی — مطبوع شد قواعد اردو چہ زاد و ستاد
۱۰ ۱۳ ع

ایضاً

وہ قواعد لکھ کے چھپوائے جلال اوستاد نے — قاعدہ دان بنگئے ہندوستانی گھر گھر آج
اے جمال ریختہ گو کہدے یون تاریخ طبع — مستند اردو قواعد نکلے زیبا چھپکر آج

از نتیجہ فکر سخنور عدیم المثال حکیم سید محمد مہدی کمال خلف حضرت مؤلف

چون قواعد حضرت والد بفرمودند جمع — ہر یکی مشتاق گشتہ شہرہ اش ہر جا رسید
مصرع تاریخ سال طبع بنوشتم کمال — این قواعد جملہ بر بیل و بکار آمد مفید
۱۰ ۱۳ ھ

ایضاً

عجب ہندی اصلی کے قواعد منتخب کچھ ہین — کرینگے قدر جامع جو ہین ماہر اصل ہندی کے
کمال انکے سنین طبع بھی نایاب نکلے ہین — قواعد چند یہ بیشل نادر اصل ہندی کے
۱۰ ۱۳ ھ

اعلان

اس کتاب کی رجسٹری حسب ضابطہ ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھائین گے۔

مفید اور نادر کتب

مندرجہ ذیل کتابین تالیف اور تصنیف حضرت جلال باکمال لکھنوی سے شعرا او اون حضرات کو جو اُردو زبان سیکھنا چاہتے ہین شفیق اوستاد کا کام دینگی۔ عمدگی ملاحظہ پر منحصر ہے۔ زیادہ چنین چنان اسوقت لکھنا بیکار۔

سرمایہ زبان اُردو۔ یہ نہایت کارآمد لغت زبان اُردو کا ہے۔ قیمت ۶۔۲ مع محصول۔

افادۂ تاریخ۔ تاریخ گوئی مین نایاب رسالہ۔ قیمت ۸ مع محصول۔

مفید الشعرا۔ یہ رسالہ بحث تانیث و تذکیر مین نایاب ہے۔ قیمت ۸ مع محصول۔

شاہد شوخ طبع۔ دیوان اول جناب ممدوح۔ قیمت مع محصول عہ

کرشمہ گاہ سخن۔ دیوان دوم جناب ممدوح۔ قیمت مع محصول ۱۲

مضمون ہاے دلکش۔ صاحب موصوف کا تیسرا دیوان۔ قیمت مع محصول عہ

المشتہر

حکیم سید محمد مہدی کمال لکھنؤ۔ منصور نگر۔